خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

منگل 2- مئی 1995ء

روزنامہ الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر : نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 45-80 نمبر 98 منگل 15 1415ھ 2 ہجرت 1374 ہش 2 مئی 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کلام الٰہی کی تعلیمات کے موافق اپنے تئیں بناؤ

عزیزو! اس دنیا کی مجرد منطق ایک شیطان ہے اور اس دنیا کا خالی فلسفہ ایک ابلیس ہے جو ایمانی نور کو نہایت درجہ گھٹا دیتا ہے۔ اور بیباکیاں پیدا کرتا ہے اور قریب قریب دہریت کے پہنچاتا ہے۔ سو تم اس سے اپنے تئیں بچاؤ اور ایسا دل پیدا کرو جو غریب اور مسکین ہو اور بغیر چون و چراں کے حکموں کو ماننے والے ہو جاؤ جیسا کہ بچہ اپنی والدہ کی باتوں کو مانتا ہے۔ (کلام الٰہی) کی تعلیمیں تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچانا چاہتی ہیں ان کی طرف کان دھرو اور ان کے موافق اپنے تئیں بناؤ۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

نیکی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے پاک تعلقات قائم کئے جاویں اور اس کی محبت ذاتی رگ و ریشہ میں سرایت کر جاوے جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اللہ تعالیٰ تمہیں عدل' احسان اور ایتاءِ ذی القربیٰ کا حکم دیتا ہے) خدا تعالیٰ کے ساتھ عدل یہ ہے کہ اس کی نعمتوں کو یاد کر کے اس کی فرمانبرداری کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور اسے پہچانو اور اس پر ترقی کرنا چاہو تو درجہ احسان کا ہے اور وہ یہ ہے کہ اس کی ذات پر ایسا یقین کر لینا کہ گویا اس کو دیکھ رہا ہے اور جن لوگوں نے تم سے سلوک نہیں کیا ان سے سلوک کرنا۔ اور اگر اس سے بڑھ کر سلوک چاہو تو ایک اور درجہ نیکی کا یہ ہے کہ خدا کی محبت طبعی محبت سے کرو۔ نہ بہشت کی طمع نہ دوزخ کا خوف ہو۔ بلکہ اگر فرض کیا جاوے کہ نہ بہشت ہے نہ دوزخ ہے تب بھی جوش محبت اور اطاعت میں فرق نہ آوے۔ ایسی محبت جب خدا تعالیٰ سے ہو تو اس میں ایک کشش پیدا ہو جاتی ہے اور کوئی فتور واقع نہیں ہوتا۔ (ملفوظات جلد سوم ص ۴۶۰)

اپنے تقویٰ پر نظر رکھ کر قربانی کرنی چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

تقویٰ کی استطاعت کے اندر قربانیاں کرنا یعنی ہر قربانی تقویٰ کی چادر میں لپٹی ہوئی ہو' کوئی عضو اس کا باہر نہ ہو۔ اگر تم قربانیاں بڑی بڑی پیش کر رہے ہو گے لیکن تقویٰ کی استطاعت سے باہر ہیں تو اس کا مطلب ہے یا ریاء کی خاطر کر رہے ہو یا اور دیگر نفسانی اغراض کی خاطر کر رہے ہو اور خدا کے ہاں وہ مقبول نہیں ہوں گی۔ پس فرمایا قربانیوں میں یاد رکھنا تمہاری تقویٰ کی شان اور اس کے مقام اور مرتبے کے مطابق ہونی چاہئیں جس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ اس سے کم بھی نہ ہوں۔ اپنے تقویٰ پر نظر رکھ کر قربانیاں پیش کرو۔

پس بعض لوگ جو محض حسد کے طور پر بعض قربانی کرنے والوں پہ اعتراض کرتے ہیں اور جماعت پر اعتراض کرتے ہیں کہ جن کو مالی قربانی کی توفیق مل رہی ہے انہی کی عزت ہے یہاں۔ اول تو یہ بات درست نہیں ہے جماعت میں مالی قربانی کا حساب دیکھ کر عزت نہیں کی جاتی۔ عزت ایک انسانی حق ہے اور ایک عام انسانی اخلاق سے تعلق رکھنے والا معاملہ ہے اس کا کسی کی مالی قربانی سے تعلق نہیں ہے۔ لیکن مالی قربانیوں والے کے لئے اگر دل میں محبت پیدا ہو اور اس کے لئے دعا زیادہ دل سے نکلے تو یہ ایک طبعی امر ہے اسے روکا نہیں جا سکتا۔ پس یہ خیال دل سے نکال دینا چاہئے کہ مالی قربانی کی وجہ سے ہے لیکن یہ بات درست ہے کہ مالی قربانی جو تقویٰ کی استطاعت کے مطابق ہوتی ہے وہ جتنا بڑھتی ہے اتنا بڑھا ہوا تقویٰ دکھائی دیتا ہے۔ پس عزت اور احترام اگر دل میں پیدا ہوتا ہے امتیازی سلوک کی بات میں نہیں کر رہا وہ غلط ہے وہ نہیں ہونا چاہئے۔ لیکن طبعی عزت اور احترام اگر دل میں پیدا ہوتا ہے تو اس آیت کی روح کے مطابق ہے کیونکہ ایسے لوگ جو محض للہ قربانیاں کرتے ہیں جب ان کی تقویٰ کی استطاعت بڑھتی ہے تب قربانیاں زیادہ ہوتی ہیں ورنہ نہیں ہو سکتیں۔ پس جو مالی قربانی میں آگے بڑھ جائے اور اس آیت کی روح کے مطابق آگے بڑھے تو اس کا آگے بڑھنا' اس کے بڑھتے ہوئے اور بلند تر ہوتے ہوئے تقویٰ کی علامت بن جاتا ہے اور اس پہلو سے اللہ بھی اس قربانی کو قبول فرماتا ہے اور یہی وجہ ہے جو ان لوگوں کی دلوں میں محبت پیدا ہوتی ہے ورنہ ریاء کی خاطر بعض دینے والوں کے متعلق جب پتہ ہوتا ہے' جن کے حالات سے ہم واقف ہوتے ہیں' تو ان کی مالی قربانی بجائے اس کے کہ ان کی عزت دل میں بڑھائے ان کو اور نظر سے گرا دیتی ہے۔ ان کے انداز پہچانے جاتے ہیں۔ ان کی ادائیں متقیوں سے الگ ادائیں ہوتی ہیں۔ اور ایسے لوگوں کا اگرچہ نام نہیں لیا جا سکتا' ناجائز ہے' مگر ایسے کہیں کہیں دکھائی ضرور دیتے ہیں۔ وہ اپنی بڑائی کے لئے یا اپنے اخلاص کو دکھانے کی خاطر بعض

باقی صفحہ ۷ پر

سانحہ ارتحال

○ مکرم پروفیسر مولوی احمد حسن صاحب ولد گل حسن صاحب سابق رجسٹرار پشاور یونیورسٹی مورخہ ۹۵-۴-۲۴ صبح تین بجے مختصر علالت کے بعد اسلام آباد میں وفات پاگئے آپ حضرت مولوی محمد جی صاحب ہزاروی (رفیق حضرت بانی سلسلہ) کے داماد اور بھتیجے تھے۔ حضرت مولوی محمد جی صاحب کی درخواست پر حضرت بانی سلسلہ نے ان کا نام احمد حسن رکھا۔ آپ نے میٹرک تک تعلیم تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں حاصل کی اور بعد میں اسلامیہ کالج پشاور سے بی اے کیا۔ اس کے بعد ایم اے عربی کی ڈگری الازہر یونیورسٹی مصر سے حاصل کی۔ آپ نے اپنے چچا حضرت مولوی محمد جی صاحب کے ساتھ مل کر مفردات امام راغب کا اردو ترجمہ پشاور سے شائع کیا۔ یونیورسٹی سے ریٹائر ہونے کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کے حکم پر بطور پرنسپل تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں خدمات بجالاتے رہے۔ ۲۴۔ اپریل ۹۵ء کو بعد از نماز مغرب بیت المبارک ربوہ میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا محمد احمد جلیل صاحب مفتی سلسلہ نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

○ مکرم رانا محمد شریف صاحب کاٹھگڑھی دارالنصر غربی ربوہ ولد مکرم چوہدری محمد علی صاحب کاٹھگڑھی اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے مورخہ ۹۵-۴-۲۲ کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اگلے روز بیت المبارک میں مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے بعد ظہر جنازہ پڑھایا۔ قبرستان نمبرا میں تدفین کے بعد مکرم عبدالسلام صاحب کاٹھگڑھی نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

درخواست دعا

○ مکرم ڈاکٹر مبین الحق خان صاحب ربوہ کے بہنوئی مکرم ملک محمود احمد صاحب ابن مکرم ملک عبدالجلیل عشرت صاحب کے دل کا بائی پاس اپریشن ۹۵-۴-۲۳ کو AFIC آرمڈ فورسز انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں کامیابی سے ہو گیا ہے۔ ان کی مکمل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

دین کی جڑ اس میں ہے کہ ہر امر میں خدا تعالیٰ کو مقدم رکھو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قیمت دو روپیہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ	روزنامہ الفضل ربوہ

2 - ہجرت ۱۳۷۴ ھش — 2 - مئی 1995ء

دعا کے بغیر تدبیر بے فائدہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) تدبیر اور دعا کو ایک ساتھ استعمال کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس میں شک نہیں ہے کہ انسان بعض اوقات تدبیر سے فائدہ اٹھاتا ہے لیکن تدبیر پر کلی بھروسہ کرنا نادانی اور جہالت ہے۔ جب تک تدبیر کے ساتھ دعا نہ ہو۔ کچھ نہیں۔ اور دعا کے ساتھ تدبیر نہ ہو تو کچھ فائدہ نہیں۔ جس کھڑکی کی راہ سے معصیت آتی ہے پہلے ضروری ہے کہ اس کھڑکی کو بند کیا جاوے۔ پھر نفس کی کشاکش کے لئے دعا کرتا رہے"

اس ارشاد میں حضرت صاحب کا یہ فرمانا کہ جس کھڑکی کی راہ سے معصیت آتی ہے پہلے ضروری ہے کہ اس کھڑکی کو بند کیا جاوے۔ یہ بات ہماری زندگی کے ہر پہلو میں کام آنے والی ہے۔ وہ چیز جو ہماری کامیابی میں حائل ہوتی ہے اور جو ہمیں کامیابی کی راہ پر آگے نہیں بڑھنے دیتی اسی کو ہم ایسی کھڑکی کہہ سکتے ہیں جہاں سے معصیت آتی ہے اس لئے کامیابی کے لئے اور کامیابی کی شاہراہ پر آگے بڑھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ معصیت کی کھڑکی کو بند کیا جائے۔ اور جیسا کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ تدبیر پر کلی بھروسہ کرنا نادانی اور جہالت ہے۔ کہہ سکتے ہیں کہ اگر انسان صرف اپنی تدبیر پر بھروسہ کرے تو اسے یہ یقین نہیں پیدا ہو سکتا کہ وہ کامیاب ہو جائے گا۔ اپنے کام میں جتا رہے گا۔ کبھی ٹھیک اور کبھی غلط۔ لیکن یہ سارا وقت اس کے دل میں بے یقینی کی کیفیت ہوگی۔ کیونکہ ضروری نہیں کہ ہر کام جو وہ کرنا چاہتا ہے اس میں کامیاب ہو جائے اگر تدبیر کے ساتھ دعا بھی کرتا ہے تو اس کا دل پُر اعتماد ہو گا اور اسے ہر قدم پر یہ یقین ہو گا۔ کہ اگر میں نے کوئی غلطی کی تو اللہ تعالیٰ اسے درست کر دے گا۔ اور اس کے درست کر دینے ہی سے اچھا نتیجہ نکلے گا۔

پس ان دونوں چیزوں کو الگ الگ کر کے کام کرنا کسی طرح بھی درست نہیں ہو سکتا۔ تدبیر کی جائے اور دعا نہ کرے۔ تب بھی ٹھیک نہیں اور دعا کرے اور تدبیر نہ کرے تب بھی ٹھیک نہیں۔ پس اس ارشاد کے مطابق یہ بات نہایت ضروری ہے کہ ناکامی جس راہ سے آتی ہے اسے بند کیا جائے۔ تدبیر اور دعا کو باہم دگر اکٹھے چلایا جائے۔ دل میں اعتماد پیدا ہو۔ یقین کے ساتھ ہم کام کریں اور اللہ تعالیٰ ہمارے لئے بہتر نتائج مترتب فرمائے۔

کس طرح مانوں تری بزم میں جانا ہے محال
کس طرح مانوں کہ تو دل میں نہیں آسکتا
جب مری زیست کا مقصد ہے فقط تیرا حصول
کس طرح مانوں کہ مَیں تجھ کو نہیں پا سکتا

ابو الاقبال

بندہ

تجھ کو مالک نے جو تھا پیدا کیا
تاکہ بندہ اُس کا تُو بن کر رہے

پس تجھے کھانے کو جو دے۔ کھا اُسے
اور جو پہنائے تُجھ کو۔ پہن لے

کام جو ذمے ہیں تیرے۔ کر انہیں
تھک گیا جب۔ حکم ہے۔ آرام لے

تو غلام۔ ابنِ غلام۔ ابنِ غلام
کام کیا مرضی سے اپنی پھر تجھے؟

گر تُو بندہ ہے۔ تو بندہ بن کے رہ
ورنہ دعویٰ بندگی کا چھوڑ دے

نفع تیرا بھی اِسی میں ہے کہ تُو
عبد بن کر فائدے حاصل کرے

اس غلامی میں ہیں سب آزادیاں
سخت دُکھ میں ہے جو بھاگے قید سے

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل

تمام کُدورتیں دور کرو اور سب ایک ہو جاؤ

جمعہ کا لفظ جمع سے نکلا ہے جس کے معنی اکٹھا ہونا ہیں۔ جمعہ کے دن لوگ جمع ہوتے ہیں۔ اس سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ (ایمان والوں) کو تمام روکیں توڑ کر آپس میں اکٹھا ہونا چاہئے جس طرح لوہا اور مقناطیس الگ نہیں رہ سکتے اسی طرح دو (ایمان والے) بھی الگ نہیں رہ سکتے۔ اگر کبھی کوئی تنازع ہو بھی جاوے تو جلد سے جلد صفائی کی کوشش کرنی چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص پہلے صلح کرے وہ پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل کیا جائے گا۔ چنانچہ روایت ہے کہ امام حسنؓ اور حسینؓ میں کسی بات پر جھگڑا ہو گیا۔ دراصل امام حسینؓ کی زیادتی تھی۔ اور امام حسنؓ حق پر تھے۔ دوسرے دن صبح ہی صبح امام حسنؓ امام حسینؓ کی طرف دوڑے جا رہے تھے۔ کسی نے دیکھا تو دریافت کیا کہ کیوں جا رہے ہیں۔ امام حسنؓ نے جواب دیا۔ حسین سے معافی مانگنے۔ اس نے کہا کہ زیادتی تو ان کی تھی۔ تو جواب دیا کہ اسی لئے تو میں جلدی کر رہا ہوں۔ کہ وہ مجھ سے پہلے معافی نہ مانگ لے۔ اور اس طرح دنیا میں بھی مجھ پر زیادتی کر کے پھر آخرت میں مجھ سے آگے بڑھ جاوے۔ اور میں دنیا و آخرت میں پیچھے رہ جاؤں۔ تو جمعہ تمہیں اس بات کی طرف بلاتا ہے کہ تمام کدورتیں دور کرو۔ اور سب ایک ہو جاؤ۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

نیک ہمسائیگی ایک بہت ہی بڑا خلق ہے اور اس کے اختیار کرنے سے انسان کئی قسم کی بدیوں سے بچ سکتا ہے (حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

علمی مسائل

بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کوئی ایسا حکم نہیں دیتا جس کی بجاآوری کی انسان میں طاقت نہ ہو یا اس کی استعداد اور قابلیت سے بالا ہو۔ پس جب کہ اس کی طرف ہمیشہ ایسے ہی احکام نازل ہوتے ہیں جن پر عمل انسانی مقدرت سے باہر نہیں ہوتا تو لازماً سب ذمہ داری انسان پر ہی عائد ہوتی ہے۔ اور انعاماتِ الٰہیہ کا بھی وہی مستحق ٹھہرتا ہے۔ اور عدمِ تعمیل کی بناء پر سزا کا بھی وہی مستحق قرار پاتا ہے۔ اس لئے آگے چل کر اللہ تعالیٰ نے یہ فرما دیا کہ (-) انسان اگر اچھا عمل کرے گا تو اس کا فائدہ بھی اسے ہی پہنچے گا۔ اور اگر بُرا کام کرے گا تو اس کا نقصان بھی اسے ہی ہو گا۔

ضمناً اس آیت میں اس مضمون کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے کہ جو کام اس زمانے میں (-) سپرد ہوا ہے وہ اس کی طاقت اور قابلیت کے عین مطابق ہے اور ایک دن وہ اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچا کر دنیا کو دکھا دے گی کہ وہ اس منصب کی سب سے زیادہ اہل تھی۔ اگر یہی کام پہلے کسی نبی کی امت کو کرنا پڑتا تو وہ اسے کبھی سرانجام نہ دے سکتی۔

(۲) اس آیت میں اسلام کی اس فضیلت کا بھی ذکر کیا گیا ہے کہ اس کے تمام احکام میں انسان کی کمزوریوں اور ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسی لچک رکھی گئی ہے کہ ہر حال میں وہ ان پر عمل کر سکتا ہے۔ مگر باقی مذاہب اپنی تعلیم میں یا تو افراط کی طرف چلے گئے ہیں یا تفریط کی طرف اور اس طرح وہ اپنے حقیقی توازن کو کھو بیٹھے ہیں اور قلوب پر ان کی حکومت جاتی رہی ہے۔ صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو فطرت انسانی کے مطابق تعلیم دینے کی وجہ سے انسان کے دل پر حکمرانی کر رہا ہے۔

(۳) اس آیت میں اس طرف بھی اشارہ فرمایا ہے کہ جب تم کو تمام احکام تمہاری طاقت اور قابلیت کے مطابق دئے گئے ہیں اور تم پر کوئی ناقابل برداشت بوجھ نہیں ڈالا گیا تو اب تمہارا فرض ہے کہ تم بھی دیانت داری کے ساتھ ان احکام پر ایسا عمل کرو جیسا کہ عمل کرنے کا حق ہے۔........ کسب اور اکتساب میں یہ فرق ہے کہ کسب کی نسبت اکتساب میں زیادہ محنت اور مشقت برداشت کرنی پڑتی ہے۔ پس نیکی کے متعلق کسب اور بدی کے متعلق اکتساب کا لفظ رکھ کر اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ نیکی ایک فطری چیز ہے جس پر عمل انسان کے لئے کوئی بوجھ نہیں ہوتا۔ لیکن بدی ایک غیر فطری چیز ہے جو اخلاقی قوتوں کو برمحل استعمال نہ کرنے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے اس کے مرتکب کو ایسے رستہ پر چلنا پڑتا ہے جو اس کے لئے تکلیف اور اذیت کا باعث بنتا ہے۔ پھر ان الفاظ میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ نیکی تو ہر حال میں قابل جزا ہے لیکن بدیوں میں سے صرف اس بدی کی سزا ملے گی جس میں اکتساب کا رنگ پایا جائے گا۔ یعنی قصداً اور ارادتاً اس کا ارتکاب کیا جائے گا۔

اس کے بعد تزکیہ نفس کے لئے اللہ تعالیٰ بعض خاص دعائیں سکھلاتا ہے۔ کیونکہ دعا ہی ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے انسان اللہ تعالیٰ کا چہرہ دیکھتا ہے۔ اور دعا ہی ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے اس کی قدرتوں پر زندہ ایمان پیدا ہوتا ہے۔ اور پھر وہ دعا جو اللہ تعالیٰ خود سکھائے اس کی قبولیت میں تو کسی شبہ کی گنجائش ہی نہیں رہتی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمارے صاحبِ ایمان بندے ہمیشہ یہ دعا کرتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب اگر کبھی ہم بھول جائیں یا کوئی خطا ہم سے سرزد ہو جائے تو ہمیں سزا نہ دیجیو۔ بلکہ ہم سے رحم اور عفو کا سلوک کیجیو۔ بھول جانے کے معنے یہ ہیں کہ کوئی کام کرنا ضروری ہو مگر نہ کیا جائے اور خطا کے یہ معنے ہیں کہ کام تو کیا جائے مگر غلط کیا جائے۔ بعض لوگ اس بحث میں پڑ گئے کہ نسیان اور خطا دو ہم معنی لفظ یہاں کیوں لائے گئے ہیں۔ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ دنیا میں تمام کام دو قسم کے ہوتے ہیں۔ کوئی کام تو ایسے ہوتے ہیں جو کرنے ضروری ہوتے ہیں لیکن انسان نہیں کرتا۔ اور کوئی کام ایسے ہوتے ہیں جو انسان کرتا تو ہے مگر غلط طور پر کرتا ہے اور یہ دونوں ہی غلطیاں ہوتی ہیں نسیان کے معنے بھول جانے کے ہیں اور بھولنا کرنے کے متعلق ہوتا ہے نہ کرنے کے متعلق نہیں ہوتا۔ اگر ہم بھول جائیں تو ہمارا مواخذہ نہ کیجیو کے معنے ہوئے کہ خدایا ایسا نہ ہو کہ جو کام ہمارے کرنے ضروری ہیں وہ ہم نہ کریں اور اس طرح ہم ترقی سے محروم ہو جائیں۔ پس تو ہماری حفاظت فرما اور ہمیں اس غلطی سے محفوظ رکھ۔ یا الٰہی یہ بھی نہ ہو کہ جو کام ہمیں نہیں کرنا چاہئے وہ ہم کر لیں یا ہم کریں تو وہی جو ہمیں کرنا چاہئے مگر غلط طریق پر کریں۔ پس نسیان اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جو کام کرنے تھے وہ انسان سے رہ جائیں۔ اور خطا کا لفظ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جو کام نہیں کرنے چاہئے تھے وہ کر لئے جائیں یا جن کاموں کا کرنا ضروری تھا وہ غلط طور پر کئے جائیں۔ غرض نسیان عدمِ عمل کا نام ہے اور خطا عمل کی خرابی کو کہتے ہیں۔ اسی لئے یہاں دو لفظ استعمال کئے گئے ہیں پس ان میں سے کوئی لفظ بھی زائد نہیں بلکہ ہر لفظ اپنی اپنی جگہ ضروری ہے۔

(یتامیٰ کا ذکر) فرمایا۔ اگر تم انہیں اپنے ساتھ ملالو یعنی کھانے پینے تجارت اور دوسرے کام کاج میں ان کو اپنے ساتھ ملالو تو وہ تمہارے بھائی ہی ہیں تم ایسا کر سکتے ہو۔ مگر بھائی کہہ کر ذمہ داریاں بھی بتادیں۔ کہ ان کے ساتھ وہ معاملہ ہونا چاہئے جو ایک بڑا بھائی اپنے چھوٹے بھائی کے ساتھ کرتا ہے۔ بڑا بھائی جس کے سپرد چھوٹے بھائیوں کی نگرانی ہوتی ہے وہ اسی طرح کرتا ہے کہ ان کے مال کی حفاظت کرتا ہے۔ انہیں کھلاتا پلاتا ہے اور بڑے ہونے پر ان کا مال ان کو دے دیتا ہے۔ اسی طرح یتامیٰ کو بھائی کہہ کر توجہ دلائی کہ چھوٹے بھائیوں سے لینے کی امید نہ رکھو بلکہ انہیں اپنے پاس سے بھی کچھ دینا چاہئے اور ان کے ساتھ وہی معاملہ ہونا چاہئے جو بھائیوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

(اور اللہ مفسد اور مصلح کو جانتا ہے) میں اس طرف اشارہ فرمایا کہ اگر تم مصلح بن کر فساد کی بنیاد ڈالو گے اور یتامیٰ کے ساتھ ناروا سلوک کر کے انہیں دکھ پہنچاؤ گے یا ناواجب پیار کر کے انہیں خراب کرو گے تو دونوں صورتوں میں خدا تعالیٰ کے سامنے تم جواب دہ ہوں گے۔

(-) اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ایسا حکم دے دیتا جس کے نتیجہ میں تمہیں تکلیف ہوتی یعنی وہ کہہ دیتا کہ یتامیٰ کا مال بھی الگ رکھو اور ان کا خرچ بھی برداشت کرو لیکن اس نے رحم سے کام لیا۔ اور تمہاری سہولت کو اس نے مدنظر رکھا۔ اس سہولت کا یہ نتیجہ نہیں نکلنا چاہئے کہ تم یتامیٰ کی تربیت کا خیال نہ رکھو۔ یا ان کے اموال کو غصب کرنے کی کوشش کرو۔

بے شک اللہ عزیز اور حکیم ہے۔ اس میں عزیز اور حکیم کی صفات کا ذکر کر کے پھر دو امور کی طرف توجہ دلائی۔ ایک طرف تو اس امر کی طرف کہ یتیم میں طاقت نہیں ہوتی کہ وہ اپنے حقوق دوسروں سے لے سکے۔ اس کے متعلق فرمایا کہ اگر وہ عزیز نہیں تو خدا تعالیٰ تو عزیز اور غالب ہے۔ جس طرح تم یتیم پر غالب ہو۔ تمہارے اوپر بھی کوئی غالب ہستی ہے۔ اگر تم اس کے حقوق کو تلف کرو گے۔ یا ناجائز سختی اور دباؤ سے کام لو گے یا اس کا مال کھاؤ گے تو خدا تعالیٰ تمہیں پکڑے گا۔ پھر فرمایا تھا کہ یتیم سے نرمی کرو اور اس کا مال اپنے مال کے ساتھ ملالو اس کے متعلق فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حکیم ہے تمہیں بھی حکمت سے کام لینا چاہئے اور جس بات میں فائدہ ہو وہی اختیار کرنی چاہئے۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

لجنہ کالم

اگر روایات محفوظ ہوں تو قبائل اور اقوام کے متعلق تحقیقات کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔ مثلاً ایک یہودی سے پوچھو تو چونکہ اس کی نسل محفوظ ہے اس لئے وہ فوراً یہ کہہ دے گا کہ اتنے سو سال پہلے میرے دادا کا نام ابراہیم (علیہ السلام) تھا۔ لیکن ایک دوسری قوم والے سے پوچھو تو وہ یہ بھی نہیں بتا سکے گا کہ ان کا پڑدادا کون تھا۔ غرض کسی قوم کا پرانا ہونا اور اس کی روایات کا محفوظ ہونا افراد کے اندر بہادری اور جرأت کی صفات پیدا کر دیتا ہے۔ مثلاً راجپوت ہیں راجپوت ایک لڑنے والی قوم ہے۔ اگر ہوشیار والدین ہوں گے تو اپنے بچے سے ہمیشہ کہتے رہیں گے کہ دیکھو! تمہارے باپ دادا بڑے بہادر تھے وہ ایسے لڑنے والے تھے وہ ایسی قربانی کرنے والے تھے۔ ان باتوں کا اس پر اتنا اثر ہو گا کہ جب بھی لڑنے کا موقعہ آئے گا۔ سنی ہوئی باتیں اسے یاد آجائیں گی۔ وہ جان کی پرواہ نہیں کرے گا اور کہے گا کہ جب میرے ماں باپ نے قربانیاں کی تھیں تو میں کیوں نہ قربانی کروں۔ گویا ایک آدمی کو قربانی کے وقت اس کے ماں باپ پیچھے سے دھکا نہیں دیتے۔ اور ایک کو چار پانچ سو سال کے باپ دادے جن کی روایات اسے معلوم ہوتی ہیں قربانی کے وقت اسے آگے کی طرف دھکا دیتے ہیں۔ اس لئے وہ قربانی اس کے لئے آسان ہو جاتی ہے۔ اور وہ اسے کر گزرتا ہے۔

مغلوں کو دیکھ لو۔ قریباً گیارہ سو سال سے یہ معروف ہیں۔ اس سے پہلے یہ لوگ منگولیا کے علاقے میں رہتے تھے، جو ایک برفانی علاقہ ہے اس لئے کسی کو یہ علم نہیں کہ ان کی وہاں کیا شان تھی۔ تاریخ اس پر بہت کم روشنی ڈالتی ہے۔ گیارہ سو سال ہوئے یہ لوگ فاتح ہوئے۔ اب ہوشیار مغل ماں باپ اپنے بچوں پر یہ اثر ڈالتے رہتے ہیں کہ تمہارے باپ دادوں کے یہ کیریکٹر تھے۔ وہ جنگجو تھے۔ انہوں نے کئی ملک فتح کئے۔ انہوں نے ایک طرف یورپ کو فتح کیا تو دوسری طرف ہندوستان اور چین تک وہ چلے گئے۔ اور سینکڑوں سال تک انہوں نے ان علاقوں کو قبضہ میں رکھا اس لئے تم بھی آگے بڑھو اور دنیا کو فتح کرنے کی کوشش کرو۔ ان خیالات کا نتیجہ یہ ہو گا کہ وقت آنے پر وہ پیچھے نہیں ہٹے گا بلکہ آگے بڑھے گا اور پھر وہ اکیلا نہیں لڑ رہا ہو گا بلکہ اس کے باپ دادے اسے پیچھے سے دھکا دے رہے ہوں گے لیکن ایک ایسی قوم کا آدمی ہے جس کی ہسٹری اور تاریخ محفوظ نہیں اسے یہ پتہ ہی نہیں کہ اس کے باپ دادے شریف تھے یا بدمعاش تھے۔ بہادر تھے یا بزدل تھے۔ وہ میدان جنگ میں اکیلا لڑ رہا ہو گا۔ اور اکثر اوقات وہ بزدلی دکھا جائے گا۔ (۷ نومبر ۱۹۵۳ء) کو لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ہال میں جامعہ نصرت کا سالانہ جلسہ تقسیم انعامات و اسناد منعقد ہوا جس میں دیگر باتوں کے علاوہ درج ذیل باتیں حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے اپنے خطاب میں بیان فرمائیں)۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا عبدالباسط شاہد

مکرم عبدالغفور صاحب

میرے نسبتی بھائی عبدالغفور صاحب ۹۵-۳-۳ کو جمعہ کے روز جو عیدالفطر کا دن بھی تھا۔ اپنے دفتر میں اچانک بیمار ہو گئے دفتر سے ہی ہسپتال لے جانا پڑا اور دو دن کی مختصر علالت کے بعد اتوار ۹۵-۳-۵ کو قریباً ۶۰ سال کی عمر میں مولائے حقیقی سے جا ملے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے جنازہ پڑھایا اور لیمنگٹن میں تدفین ہوئی۔

ابتدائی تعلیم سانگلہ ہل اور پھر کراچی میں حاصل کی۔ ۱۹۶۱ء میں انگلینڈ چلے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو زندگی بھر خدمت خلق اور جماعت کی کسی نہ کسی رنگ میں خدمت کی توفیق مرحمت فرمائی۔ کراچی میں قیام کے دوران مجلس خدام الاحمدیہ کا کام دلی لگن اور شوق سے کرتے رہے اور کئی عہدوں پر کام کیا۔ انگلستان میں جب مختلف جماعتوں کا قیام عمل میں آیا تو آپ لیمنگٹن سپا اور کاؤنٹری کی جماعت کے صدر منتخب ہوئے اور اس وقت سے لے کر تادم مرگ جو ۲۶ سال کا لمبا عرصہ بنتا ہے یہ رضاکارانہ خدمت پوری توجہ دل جمعی اور بشاشت سے بجا لاتے رہے۔

انگلستان میں ابتدا میں آپ کو بعض مشکلات پیش آئیں اور بہت محنت و مشقت برداشت کرنا پڑی تاہم ہر قسم کے حالات میں نہایت استقلال اور دلجمعی سے عہدہ برآ ہونے کے ساتھ ساتھ متعدد رشتہ داروں اور دوسرے نوجوانوں کی رہنمائی اور حوصلہ افزائی کی جس کے نتیجہ میں اپنے خاندان کے متعدد افراد کے ہی نہیں بلکہ دوسرے کئی خاندانوں کے حالات کی بہتری کا بھی باعث بنے۔ خدمتِ خلق اور مہمان نوازی آپ کا خاص وصف تھا۔ کراچی کی جماعت کے افراد پر تو اپنا خاص حق سمجھتے تھے اس لئے پاکستان سے وہاں جانے والوں کو بالعموم مگر کراچی سے جانے والوں کو بالخصوص بڑے اخلاص اور پیار سے اپنے ہاں مدعو کرتے اور ان کی خدمت کر کے خوشی محسوس کرتے۔ جماعت کے خدام اور مربی صاحبان ان کی بے تکلفی کی وجہ سے ان پر اپنا ایک طرح کا حق سمجھتے اور ان کے ہاں قیام کرتے۔ کراچی سے بعض احباب جلسہ سالانہ لندن پر شامل ہونے کے لئے جماعتی طور پر لندن گئے۔ آپ نے بڑے اصرار سے انہیں اپنے ہاں ٹھہرایا اور روزانہ جلسہ پر بروقت پہنچانے کا انتظام کیا۔ یاد رہے کہ لیمنگٹن سپا لندن سے ایک سو میل سے زیادہ فاصلہ پر ہے۔ اس کے علاوہ بھی کئی جماعتی تقریبات پر لندن سے مہمانوں کو اپنے ہاں لیجا کر ٹھہراتے اور ہر قسم کے اخراجات بخوشی برداشت کرتے۔ اور اسے اپنے لئے سعادت، خوشی بختی سمجھتے۔ ان کی ان خوبیوں کی وجہ سے ان کے تعلقات کا دائرہ بہت وسیع تھا۔

جن اکابر و معززین جماعت کو اپنے ہاں بلانے کی سعادت انہیں حاصل ہوئی ان میں حضرت امام جماعت احمدیہ اور حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بھی شامل ہیں حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب نے لندن سے واپسی پر اپنے حالات سفر پر ایک مضمون رقم فرمایا۔ اور اس میں عبدالغفور صاحب کے ہاں ٹھہرنے کا ذکر فرمایا۔ مولانا عبدالمالک خان صاحب بھی ان کے ہاں تشریف لے گئے۔ حضرت مولانا صاحب نے واپسی پر خاکسار سے ان کی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہاں تو آپ کی ایک الگ کالونی آباد ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ ایک علمی نمائش کے سلسلہ میں اس علاقہ میں تشریف لے گئے تھے۔ حضرت چوہدری صاحب ان کے بڑے بیٹے عزیز عبدالشکور صاحب کی شادی میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ حاضرین کی کثرت اور تنوع دیکھتے ہوئے حضرت چوہدری صاحب نے مبسوط خطاب فرمایا۔ جماعت کے مربی صاحبان کو معززین علاقہ سے ملواتے۔ مقامی ریڈیو اور پریس میں اشاعت کے مواقع مہیا کرتے۔

ان کی وفات پر Leamington SPA کے ایک اخبار Courier نے نمایاں جگہ پر تصویر کے ساتھ مندرجہ ذیل خبر شائع کی۔

"لیمنگٹن سپا کے سب لوگ ایک روشن وجود مسٹر عبدالغفور کے اٹھ جانے سے ہل کر رہ گئے ہیں۔ مسٹر غفور جو نسلی مساوات کونسل کے بانی ممبر اور جماعت احمدیہ مقامی کے پریذیڈنٹ تھے۔ Warwick ہسپتال میں اتوار کی شام کو فوت ہو گئے۔

جمعہ کے دن طبیعت کی خرابی کے باوجود Oceandrop-in Centre میں معمول کے مطابق اپنی ڈیوٹی پر گئے۔ اس آرگنائزیشن کے بھی آپ Coordinator تھے۔ وہاں آپ کو دل کا شدید حملہ ہوا اور انہیں فوری طور پر ہسپتال پہنچایا گیا۔ یہاں وہ اپنی وفات تک داخل رہے۔

آپ کے ایک چچازاد بھائی نے بتایا کہ آپ کو دل کی بیماری ایک لمبے عرصہ سے تھی لیکن یوں لگتا تھا کہ بیماری آپ کا پیچھا چھوڑ چکی ہے اور دیکھنے میں وہ بالکل تندرست اور توانا نظر آتے تھے۔ ان کی وفات ہم سب کے لئے بہت بڑا نقصان ہے۔ وہ بہت ہی مہربان سب کے ہمدرد و مددگار تھے۔

نسلی مساوات کی تنظیم کے Warwick distt کے چیئرمین جن کے ساتھ مسٹر غفور نے لمبا عرصہ کام کیا کہتے ہیں کہ ہم ان کی اچانک وفات سے غمگین ہیں۔ وہ ہماری کونسل کے بانی ممبر تھے۔ آپ کی خدمات اس کونسل کو ۲۰ سال سے زیادہ عرصہ حاصل رہیں۔ وہ ایک بہت ہی مستعد اور فعال ممبر تھے اور سارے علاقہ میں خدمت خلق کے کام میں لگن اور دلچسپی کی وجہ سے معروف تھے۔ ان کی کمی ہماری کونسل اور علاقہ کے تمام افراد ایک لمبے عرصہ تک محسوس کرتے رہیں گے۔

Citizens Advice Bureau کے ایک ترجمان نے کہا کہ وہ ۹۰ء سے ہمارے ساتھ کام کر رہے تھے اور ان کی خدمات بہت ہی قابل قدر اور قیمتی تھیں۔ وہ ہماری زبان پر اچھا عبور رکھتے تھے اور اس وجہ سے بہت سے ایشین ان کی خدمات سے فائدہ سے اٹھاتے تھے۔ اپنی بے تکلفی اور ہمدردی کی وجہ سے وہ ہمارے لئے ایسے ہی تھے جیسے ہمارے خاندان کا فرد ہوں۔

آپ کی ان خدمات کے اعتراف کے طور پر آپ کو ۱۹۷۷ء میں بکنگھم پیلیس میں ملکہ کی طرف سے نمایاں خدمات سرانجام دینے والوں کے ہمراہ دعوت دی گئی۔ مسٹر غفور ایک لمبا عرصہ South Warwickshire District Health Authority کے ممبر کے طور پر اپنے علاقہ کی خدمت کرتے ہیں وہ اپنے پیچھے ایک بیوہ دو بیٹے اور چار بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑ گئے ہیں" ۱۰ مارچ ۹۵ء Courier ۹ مارچ کے ایوننگ ٹیلیگراف میں بھی تصویر کے ساتھ مفصل خبر دی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماوے اور ان کی نیکیوں کے قائم رکھنے کی توفیق مرحمت فرماوے۔

آپ کا خط ملا

مکرم لطف الرحمان محمود صاحب سیرالیون سے تحریر فرماتے ہیں۔

کچھ عرصہ قبل آپ نے الفضل میں "کاغذی ہے پیرہن" کے تحت احمدیہ سیکنڈری سکول BO کے ایک فٹ بالر Mazola کا ذکر کیا ہے اور اس سے رابطہ قائم کر کے ان خیالات سے اسے آگاہ کرنے کی خواہش کا اظہار فرمایا ہے۔ یہ چند سطریں اس نسبت سے پیش خدمت ہیں۔

اس فٹ بالر کا اصل نام محمد مانسرے (Muhammad Mansaray) ہے۔ سیرالیون میں ایک فٹ بالر "مزولا" کے نام سے بہت مشہور اور مقبول ہوا۔ محمد مانسرے کے کھیل کا سٹائل مزولا کے کھیل سے بہت مشابہت رکھتا تھا۔ اس مناسبت کے پیش نظر اساتذہ اور طلبہ نے اسے "مزولا" کہنا شروع کر دیا اور وہ اس نام سے وہ ایسا مشہور ہوا کہ اس کا اصل نام صرف سکول کے ریکارڈ اور سندات میں محدود ہو کر رہ گیا۔ سکول کی ٹیم میں کامیابی کے ساتھ کھیلنے کے بعد وہ فری ٹاؤن چلا گیا اور بعد میں سیرالیون کی نیشنل ٹیم کا رکن ہوا اور نام پیدا کیا۔ معلوم ہوا ہے کہ اب وہ فٹ بال سے ریٹائر ہو چکا ہے۔

سیرالیون کے موجودہ حالات کی وجہ سے اس سے رابطہ نہیں ہو سکتا۔ اگر کبھی ملاقات ہوئی تو آپ کے تاثرات اس ممتاز اولڈ بوائے اور فٹ بالر تک پہنچائے جائیں گے۔ فٹ بال ٹیم کے ساتھ مزولا کی تصویر سکول ہذا کے دفتر میں آویزاں ہے۔ اس ٹرافی کے ساتھ جس کا آپ نے "کاغذی ہے پیرہن" میں ذکر فرمایا ہے اس تصویر میں آپ اس عاجز اور محترم صادق محمد صاحب کے درمیان تشریف فرما ہیں۔ "کاغذی ہے پیرہن" کی یہ چند سطریں مجھے تھوڑی دیر کے لئے تقریباً بیس سال پیچھے لے گئیں اور اس درسگاہ میں بیتا ہوا وقت چند لمحوں کے لئے منجمد ہو کر رہ گیا۔ لیکن کسی زندہ دل شاعر کے اس شعر کے ساتھ ماضی کے خوشگوار دفینوں کی دنیا سے جلد ہی واپس آ گیا

"کہتے ہیں عمر رفتہ کبھی لوٹتی نہیں
جا میکدے سے میری جوانی اٹھا کے لا"

مکرم احمد صادق صاحب باجوہ تحریر کرتے ہیں۔

ابھی کچھ لوگ باقی ہیں۔ جنہیں سچ تحریر کرنے کی جرات ہے۔ حکیم محمد سعید صاحب اپنے "خبر نامہ ہمدرد" ماہ جنوری / فروری ۱۹۹۵ء میں اپنے ایک مضمون (جو انہوں نے حکیم محمد احسن صاحب کے متعلق تحریر کیا) میں چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے بارہ میں ان کا نام لئے بغیر تحریر کرتے ہیں۔

"وزیر خارجہ پاکستان یقیناً ایک بلند مرتبہ انسان تھے۔ ان کے معتقدات سے قطع نظر ایک اچھے انسان کی حیثیت سے ان کے امتیاز کو تسلیم کرنا چاہئے میں بھی ان کے قریب رہا ہوں۔ اور ان کی انسانی خوبیوں کا مداح رہا ہوں۔ گو ان کے معتقدات سے میں نے کبھی اتفاق نہیں کیا" ص ۳۸، ۳۹

مکرمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ لکھتی ہیں

آپ کا دماغ حاضر۔ دل جوان اور قلم رسا ہے۔ پھر یہ بھی ہے کہ آپ مرد ہیں۔ خانہ داری کے جھمیلے آپ کا دامن نہیں پکڑتے۔ آپ کے متعلق سوچ کر بہت تیز قدم دوڑتی ہوں۔ لیکن میرے راستے دائروں میں بٹ گئے ہیں صبح سے چل کر رات کو دیکھتی ہوں تو وہیں کھڑی ہوتی ہوں جہاں سے چلی تھی۔

آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدھے بگٹٹ بھاگتے جا رہے ہیں اللہ نظر بد سے

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالستار خان- مربی سلسلہ

کاغذ کی مہنگائی

اس دور میں مہنگائی دنیا کے ہر ملک میں جس رفتار سے بڑھ رہی ہے اس نے تمام لوگوں کو تشویش میں مبتلا کر دیا ہے۔ خصوصاً ترقی پذیر اور غریب ممالک کے عوام موجودہ ہوشربا مہنگائی سے بہت تکلیف میں مبتلا ہیں۔ کسی ایک صنعت میں مہنگائی کا اثر اشیاء صرف کی ہر چیز پر پڑتا ہے۔ مثلاً روزنامہ پاکستان نے ۱۵- اپریل ۱۹۹۵ء کی اشاعت میں یہ خبر دی ہے کہ پیپر ملوں نے چند ماہ میں کاغذ کی قیمتوں میں ۱۴ ہزار روپے فی ٹن تک اضافہ کر دیا ہے۔ جو مہنگائی میں پسے ہوئے عوام کی کمر توڑ دے گا۔ پیپر مارکیٹ کے چھوٹے دوکاندار کئی ماہ سے اضطراب اور پریشانی میں مبتلا ہیں۔ تعلیمی پالیسی کی کامیابی کتابوں کاپیوں اور دیگر منسلک اشیاء کی سستی قیمتوں پر دستیابی سے ہی ممکن ہے۔

اخباری صنعت بھی اس مہنگائی سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ چنانچہ کاغذ کی مہنگائی کے پیش نظر اخبارات ورسائل نے قیمتوں میں اضافہ کر دیا ہے۔ گذشتہ دنوں اس سلسلہ میں آل پاکستان نیوز پیپرز سوسائٹی (اے پی این ایس) کے ایک وفد نے اپنے صدر جناب مصطفیٰ صادق کی قیادت میں سنٹرل بورڈ آف ریونیو (سی بی آر) کے قائمقام چیئرمین عبدالرحیم علوی کے ساتھ ملاقات کی اور انہیں نیوز پرنٹ پر درآمدی ڈیوٹی کے حوالہ سے اخباری صنعت کو درپیش مسائل سے آگاہ کیا۔ وفد نے اس امر کی نشان دہی کی کہ ۱۹۹۴ء کے بجٹ ایس آر او میں جہاں اخباری صنعت پر درآمد ڈیوٹیز کا ذکر تھا کسی غیر ارادی غلطی کے باعث یہ الفاظ "جرائد" شامل ہونے سے رہ گئے جس کے نتیجہ میں ان جریدوں کے لئے نیوز پرنٹ کی درآمد پر ۴۰ فیصد ڈیوٹی عائد ہو گئی حالانکہ اس سے قبل ڈیوٹیوں کے معاملہ میں اخبارات اور جریدوں کے ساتھ یکساں سلوک ہوتا تھا۔ وفد نے اس امر کی بھی نشاندہی کی کہ عالمی منڈی میں نیوز پرنٹ کی قیمتوں پر ہوش ربا اضافے اور بلحاظ قیمت ڈیوٹیوں نے درمیانے اور چھوٹے درجے کے اخبارات کی مالی حیثیت کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔ اور ان میں سے اکثر اخبارات بند ہونے کے قریب ہو چکے ہیں۔

وفد نے مطالبہ کیا کہ سی بی آر اور وفاقی حکومت اخباری صنعت کو ریلیف دینے کے لئے آگے بڑھے اور اس صنعت کو نیوز پرنٹ کی درآمد ڈیوٹیوں سے مستثنیٰ قرار دے۔ وفد نے یہ تجویز بھی پیش کی کہ اگر مکمل استثنیٰ ممکن نہ ہو تو نیوز پرنٹ کی قیمتوں کے معمول پر آنے تک ڈیوٹیوں کے نفاذ پر عمل درآمد معطل کر دیا جائے۔

سی بی آر کے قائم مقام چیئرمین نے ان تجاویز پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا' اور یقین دلایا کہ سقم دور کیا جائے گا۔ اور اخباری صنعت کو درپیش مسائل کا ازالہ کیا جائے گا۔ اے پی این ایس کے وفد نے سیکرٹری اطلاعات حسین حقانی سے بھی ملاقات کی اور انہیں اخباری صنعت کو درپیش مالی بحران سے آگاہ کیا۔ وفد نے سیکرٹری اطلاعات سے درخواست کی کہ وہ سی بی آر کے حکام سے سفارش کریں کہ درآمدی ڈیوٹی کے معاملے میں اخبارات اور جرائد کے درمیان امتیاز ختم کیا جائے۔ اخباری صنعت کو درآمدی ڈیوٹی اور سیلز ٹیکس سے مستثنیٰ کیا جائے تاکہ بین الاقوامی منڈی میں نیوز پرنٹ کی قیمت میں ہوشربا اضافے سے ریلیف مل سکے۔

روزنامہ نوائے وقت اپنے دو اپریل ۹۵ء کے اداری نوٹ میں لکھتا ہے۔ "اخبارات کے بڑھتے ہوئے اخراجات' کاغذ کی قیمتوں کے حوالے سے دیکھا جائے تو اخبارات سراسر گھاٹے میں ہیں۔ نیوز پرنٹ کی قیمتیں آسمان کو چھونے لگی ہیں۔ گذشتہ دسمبر سے نیوز پرنٹ کی قیمت ساڑھے چار سو ڈالر فی میٹرک ٹن سے بڑھ کر ۱۱ سو ڈالر فی ٹن پہنچ گئی ہے۔"

اسی مہنگائی کے پیش نظر گذشتہ چند ماہ سے اخبارات نے قیمتوں میں اضافہ کر دیا ہے۔

طارق بشیر- ایم ایس سی (ریاضی)

الجبرا - ارتقائی منازل

الجبرا کی ترقی اور ارتقاء کے سلسلے میں ہمیں تین ادوار کا پتہ چلتا ہے۔ سب سے پہلے مصری تہذیب میں الجبرا کے بارہ میں معلومات ملتی ہیں۔ پھر وہ دور ہے جس میں منفی کے بارہ میں علامت کے استعمال کا پتہ چلتا ہے۔ تیسرا دور وہ ہے جس میں اب ہم رہ رہے ہیں اس دور میں ہم علامات اور اشارے وغیرہ استعمال کر رہے ہیں پہلا دور سنہری دور کہلاتا ہے۔ اس زمانے میں Euclid نے الجبرا پر بڑا کام کیا۔ یعنی آجکل جسے ہم تھیوری آف نمبرز کہتے ہیں۔ فیثا غورث نے بھی اس موضوع پر کام کیا ہے اس زمانے میں نمبروں کے جمع کرنے کا طریقہ بھی بتایا گیا۔ بعض نمبروں کو Triangular Numbers بھی کہا گیا۔ پھر اس کے بعد Arithmetic Progression کی تعریف بھی ہمارے سامنے آتی ہے اس وقت بعض نمبروں کو اسماء بروج کے مختلف اشاروں کے لئے استعمال کیا گیا۔ پھر ایک اور ریاضی دان یوڈوکس نے 'Irrational numbers' کے بارے میں تحقیق کی۔ درمیانی دور کے آخر میں Radical کے لئے "R" کا استعمال کیا گیا۔ لیکن بعد میں R کی بجائے (r) کا استعمال شروع ہو گیا۔ یونانی ان نمبروں کے لئے جو کہ جذر کی شکل میں ہوتے تھے لوگوس کی اصطلاح استعمال کرتے تھے جس کا مطلب تھا "Word" اس کے بعد الخوارزمی نے اس لفظ کا اپنے انداز میں ترجمہ کیا۔ یورپین مترجم گھیراڈو نے ان الفاظ کو سرڈس کہا جنہیں ہم "Surd" کہتے ہیں یونانی ریاضی دانوں نے نمبرز کی سائنس کو ارتھمیٹک کا نام دیا۔ بعد میں عربوں نے اسے الجبرا کہا قدیم زمانے میں ہمیں ایسی یونانی نظمیں ملتی ہیں جو کہ مساواتوں کو ظاہر کرتی ہیں۔ قدیم زمانہ میں ہمیں ایک مشہور ریاضی دان کا نام بھی ملتا ہے یعنی ڈائیوفینٹس اس کو فادر آف الجبرا بھی کہا جاتا ہے۔ اس نے ایک کتاب بھی لکھی۔ جس کا نام ارتھمیٹیکا رکھا۔ اس کی یہ کتاب الجبرا کے حوالے سے ایک شاندار کتاب کی حیثیت رکھتی ہے۔ عربوں میں الخوارزمی کا نام نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ اس نے ہندو عریبک نمبر سسٹم کے علاوہ ایک اور کتاب بھی لکھی۔ جو کہ مساواتوں کے متعلق تھی۔ اس نے اس کا نام الجبرو مقابلہ' رکھا الجبر کے ٹائیٹل کو بعد میں 'الجبرا' سے تبدیل کر دیا گیا۔ یورپ میں خوارزمی کی الجبرا پر کتابوں کا ترجمہ بھی کیا گیا۔ درمیانی دور میں لیونارڈو فیبونیکی Leonardo Fibonacci نے الجبرا پر ایک کتاب لکھی فیبونیکی نے الخوارزمی کی کتاب جبرو مقابلہ' کے بارہ میں خاصا کچھ لکھا۔ چینیوں نے بھی الجبرا پر کام کیا' کارڈان اور تارتاگلیا کے نام اس سلسلے میں ہمیں ملتے ہیں۔

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

محمد محمود طاہر- ایم اے (ابلاغیات)

کھیل اور کھلاڑی

کھیل ایک صحت مند تفریح ہی نہیں بلکہ آپ اس سے جہاں اپنی صحت کی ضمانت دے سکتے ہیں وہاں کھیلوں کو فروغ دے کر ایک صحت مند معاشرے کے قیام میں عملی اقدام اٹھا سکتے ہیں۔ ہمارے موجودہ امام الرابع باقاعدگی سے سیر کرتے ہیں۔

کھیلوں کی دنیا میں ہونے والے اہم واقعات کی خبریں الفضل کے قارئین کے لئے پیش ہیں:

ہاکی پاکستان میں قومی چیمپئن شپ کے مقابلے ہوئے۔ فائنل میں پی آئی اے کلر نے نیشنل بینک کو شکست دے کر قومی چیمپئن کا اعزاز حاصل کیا۔ ٹورنامنٹ میں تیسری پوزیشن کراچی A نے حاصل کی۔

اس سال چیمپئن ٹرافی جرمنی کے شہر برلن میں کھیلی جائے گی۔ پاکستان اس میں اپنے اعزاز کا دفاع کرے گا۔

فٹ بال ۱۹۹۶ء کی اٹلانٹا اولمپکس میں دنیا کے مختلف علاقوں سے ٹیموں کے انتخاب کے لئے ابتدائی میچوں کے شیڈول کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ پاکستان کو ایشیا کے ڈی "D" گروپ میں رکھا گیا ہے اس میں بھارت اور عمان بھی شامل ہیں۔ تینوں ممالک اکتوبر میں ایک دوسرے کے خلاف دو دو میچز کھیلیں گے۔ ہر ملک دو دو میچوں کی میزبانی بھی کرے گا۔ فاتح ملک اگلے راؤنڈ کے لئے منتخب ہو گا۔

ٹینس جاپان میں اوپن ٹینس ٹورنامنٹ میں مردوں کے فائنل میں امریکہ کے جم کوریئر نے ہم وطن عالمی نمبر ایک آندرے آگاسی کو شکست دے کر ٹورنامنٹ جیت لیا۔ عالمی نمبر ایک ہونے کے بعد آندرے آگاسی کا یہ پہلا ٹورنامنٹ تھا جس میں اس کو شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ عورتوں کے فائنل میں امریکہ کی ایمی فریزیئر نے جاپان کی کمیکو ڈیٹ کو شکست دے کر فتح حاصل کی۔

ہاؤسٹن اوپن ٹورنامنٹ میں عالمی نمبر ایک سٹیفی گراف نے سویڈن کی آسا کارلسن کو شکست دے کر ٹینس کا یہ ٹورنامنٹ جیت لیا۔

کرکٹ شارجہ میں نئے کرکٹ سیزن کے آغاز پر امسال چیمپئن ٹرافی کرکٹ ٹورنامنٹ کھیلا جائے گا یہ اس سلسلے کا پانچواں ٹورنامنٹ ہو گا۔ اب تک تین ویسٹ انڈیز نے اور ایک پاکستان نے یہ ٹورنامنٹ جیتا ہے۔ اس میں پاکستان اور ویسٹ انڈیز کے علاوہ بھارت یا سری لنکا کی ٹیمیں شرکت کریں گی۔ اس طرح ۱۹۹۶ء کے ورلڈ کپ کے بعد اپریل میں شارجہ کے مقام پر شارجہ کرکٹ ٹورنامنٹ کھیلا جائے گا جس میں پاکستان بھارت اور سری لنکا شرکت کرے گا۔

گذشتہ دنوں ہونے والے ایشیا کپ میں جو شارجہ میں کھیلا گیا اس میں نمایاں سکور کرنے والے کھلاڑی یہ رہے ٹچن ٹنڈلکر (۲۰۵) رنز ایک

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

مختصرات

پاکستان میں آج کل جس طرح فرقہ واریت کی لہر اٹھی ہے۔ اور ایک فرقہ کے لوگ دوسرے فرقہ کے لوگوں کو تہہ تیغ کر رہے ہیں یہ بات حکومت کے لئے خاص طور پر اور عوام الناس کے لئے عام طور پر' خطرے کی گھنٹی بجاتی ہے۔ گزشتہ جنوری میں کونسل آف اسلامک آئیڈیالوجی کے چیئرمین اقبال احمد خان نے ملک بھر کا دورہ کر کے مختلف فرقوں کے زعماء کو اس بات پر آمادہ کرنے کی کوشش کی تھی کہ وہ ایک ضابطہ اخلاق تیار کریں جس کے مطابق تمام پارٹیاں کام کریں اور ایک دوسرے کو برداشت کریں۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ جہاں متعدد پارٹیوں نے ان سے اتفاق کیا وہاں بعض اہم پارٹیوں نے ان کی اس تجویز کو مسترد کر دیا۔

اقبال احمد خان نے اس سلسلے میں ایک رپورٹ تیار کر کے صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری کو بھجوا دی۔ اور اس رپورٹ کی کاپیاں پارٹیوں کے سربراہوں کو بھی۔ چنانچہ اب چند روز ہوئے اس کا امکان پیدا ہو گیا کہ یہ پارٹیاں آپس میں مل بیٹھ کر ضابطہ اخلاق تیار کریں۔ اسی ضابطہ اخلاق کو قابل عمل بنانے کے لئے ۲۴۔ مارچ کو اسلام آباد میں ایک میٹنگ منعقد کی گئی جہاں یہ فیصلہ کیا گیا کہ جو ضابطہ اخلاق بنایا جائے گا۔ اس پر تمام پارٹیاں سختی سے عمل کریں گی۔ تاکہ ملک کو امن نصیب ہو اور فرقہ واریت کے مناقشوں میں مذہب بدنام نہ ہو۔ اب دیکھئے یہ ضابطہ اخلاق کیا ہوتا ہے۔ اور کیسے بنایا جاتا ہے اور اس کے بعد اس پر کس طرح عمل کیا جاتا ہے۔

یہ مسئلہ تو کافی دیر سے اٹھا ہوا ہے کہ امریکہ نے جو ایف ۱۶۔ جہاز پاکستان کو دینے تھے یا وہ جہاز دے یا جو ان کی قیمت امریکہ نے وصول کی تھی وہ واپس کرے۔ نہیں معلوم امریکہ کو کون سی مشکل درپیش ہے کہ وہ جہاز بھی دینے کے لئے تیار نہیں اور پاکستان کی رقم بھی وہ واپس نہیں کرتا۔ اب ایک اور مسئلہ اٹھ کھڑا ہوا ہے۔ اور وہ مسئلہ یہ ہے کہ پاکستان کو جو ایف۔۱۶۔ جہاز دیئے جانے تھے ان کی ساخت ویسی ہی مضبوط نہیں جیسی کہ امریکی ایئر فورس کے لئے بنائے گئے ایف۔ ۱۶ جہازوں کی ہوتی ہے۔ پریسلر قانون ۱۹۹۰ء میں لاگو ہوا تھا۔ اور پاکستان' سعودی عرب' اور بعض دیگر امریکہ کے دوست ممالک شق نمبر۲ میں رکھے گئے تھے۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ ان ملکوں کو جو سازو سامان دیا جائے گا وہ پانچ سے دس سال تک پرانا ہو گا۔ ان کے بالمقابل اسرائیل کو شق نمبر ایک میں رکھا گیا تھا۔ جس کی وجہ سے امریکی کمپنیاں اسرائیل کو اسی مواد سے تیار کیے گئے سازو سامان دینے پر مجبور تھیں جو وہ امریکہ میں استعمال کرتے تھے۔ یہ کہ پاکستان کو دیئے جانے والے ایف۔۱۶۔ شق نمبر۲ سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ بات اب سامنے آئی ہے۔ گویا کہ یہ مسئلہ کا ایک اور زاویہ سامنے آگیا ہے۔

جاپان میں پولیس نے کہا ہے کہ اوم سپریم ٹروتھ فرقے کے متعلق مزید شہادتیں مل گئی ہیں کہ زیر زمین ریلوے ٹرین میں جو سارین گیس کے ذریعے دھماکہ کیا گیا تھا وہ اسی فرقے کے افراد کی کارروائی تھی۔ لیکن چونکہ پولیس نے اس سلسلے میں نہایت آہستہ روی سے کام کیا ہے عوام الناس پولیس سے ناراض ہیں اور اس کی مذمت کر رہے ہیں۔ اب وہ خاص طور پر امریکہ کا حوالہ دیتے ہیں کہ اوکلاہاما میں بم پھینکے جانے کے بعد امریکہ نے کتنی تیزی سے اس کے متعلق تفتیش کی۔ جہاں تک ٹوکیو حادثے کے شواہد کا تعلق ہے پولیس کا کہنا ہے کہ اوم گروہ اس گیس کی نسبت جو نازیوں نے استعمال کی تھی ۵۰۰ گنا زیادہ مہلک گیس بناتے رہے ہیں۔ اور اس گیس کے اتنے زیادہ مہلک بنانے کا طریق انہوں نے روس سے سیکھا ہے۔ اس گروہ کے پاس فاصلے سے بم کی کارروائی کرنے کے متعلق بھی سازو سامان ملا ہے۔ اس میں خاص پلاسٹک کے بیگ بھی شامل ہیں۔ لیکن ابھی انہیں اس گروہ کے سربراہ کی جائے رہائش کا علم نہیں ہو سکا۔

جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے اس کے سربراہ کا نام شوکو آساہارا ہے اور جس وقت ٹوکیو میں حادثہ ہوا تھا اس کے فوری بعد ہی وہ غائب ہو گیا تھا۔ اور چونکہ ابھی یہ نہیں معلوم کہ وہ کہاں ہے اس کے وارنٹ گرفتاری بھی جاری نہیں کئے گئے۔ اس سربراہ کو حادثے سے پہلے اس بات کا علم تھا کہ اس کے پیروکار اس قسم کے کیمیاوی مادے خرید رہے ہیں۔

ملیشیا میں ایک جج جسے آج سے سات سال قبل کرپشن کی وجہ سے فارغ کر دیا گیا تھا۔ اب پارلیمنٹ کے انتخابات میں حصہ لے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ ان کا ارادہ ہے کہ بہتر حکومت اور بہتر انصاف کے لئے کام کریں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اب ملک میں انصاف نام کی کوئی چیز نہیں ہے بلکہ ہر طرف ظلم اور تشدد کا دور دورہ ہے۔

ان جج صاحب کا نام صالح عباس ہے اور ان کی عمر ۶۶ سال ہے۔ سپریم کورٹ کے یہ لارڈ پریذیڈنٹ تھے۔ یہ انتخابات میں حصہ لیں گے اور حزب اختلاف کے نمائندے ہوں گے اور یہ اس علاقے سے انتخاب لڑیں گے جہاں سے موجودہ وزیر اعظم مہاتیر محمد انتخاب کے لئے کھڑے ہوں گے۔ زیادہ تر ان کی مہم شہروں میں جاری ہے اور کہا جاتا ہے کہ بہت بڑی تعداد میں لوگ ان کے جلسوں میں شرکت کرتے ہیں۔ اپنی تقاریر میں وہ کہتے ہیں کہ میں کوئی از منہ گزشتہ کی یادگار نہیں ہوں نہ ہی ایک ایسی پرانی کرسی ہوں جسے گھر کے کسی بھی کونے میں پھینکا جا سکتا ہے۔ میں اس وقت ملک کا ایک باہوش شہری ہوں اور جو کچھ ہوتا دیکھ رہا ہوں اس سے مجھے کوفت ہوتی ہے۔ میں اپنے بھائی بندوں کے لئے انصاف مہیا کرنا چاہتا ہوں اور اس کی یہی صورت ہے کہ مجھے پارلیمنٹ میں جانے کا موقعہ ملے۔

حکومت کہتی ہے کہ عباس صالح انتقامی طور پر پارلیمنٹ کے انتخاب میں حصہ لے رہے ہیں اور اس بات کا امکان ہے کہ وہ ملک کے لئے اچھی بات کرنے کی بجائے ملک کو نقصان پہنچائیں۔

اگرچہ چین عام طور پر اپنے ہی وسائل سے کام لیتا ہے لیکن اب بتایا گیا ہے کہ بعض ڈیم بنانے کے لئے وہ دیگر ممالک سے بھی مدد حاصل کرے گا۔ حکومت کے ایک سینئر افسر نے کہا ہے کہ اگر مناسب رنگ میں سرمایہ مل سکے تو ہم اسے اپنے ملک میں جذب کرنا چاہیں گے۔ اگرچہ ایسا سرمایہ حاصل کرنے کے لئے پہلے اس بات پر غور کیا جائے گا کہ کیا سرمایہ لینے کے لئے ان کے حالات درست ہیں یا نہیں اس سرمائے کی مقدار تین ارب ڈالر بتائی گئی ہے اور یہ ڈیم پر خرچ ہونے والی رقم کا 17.2 فی صد ہے۔ دراصل چین کو اس سارے منصوبے کے لئے 17.5 ارب ڈالر کی ضرورت ہے اور یہ ڈیم جو ینگ زی دریا پر بنیں گے دنیا کے سب سے بڑے ڈیم ہوں گے۔ کہا جاتا ہے کہ ۲۰۰۹ء میں ان کی تکمیل کا امکان ہے۔

وزیر اعظم ملیشیا مہاتیر محمد نے آسٹریلیا براڈ کاسٹنگ کارپوریشن کے نمائندوں سے جو ملیشیا کے انتخابات کے لئے ان کے ملک میں آئے ہوئے ہیں کہا ہے کہ بہتر یہ ہے کہ وہ یہاں سے چلے جائیں۔ ایک پریس کانفرنس کے موقعہ پر مہاتیر محمد نے کہا کہ تم یہاں کے واقعات کی رپورٹنگ کے لئے آتے ہو اور جب واپس جاتے ہو تو جھوٹ کے پلندے تیار کر لیتے ہو۔ تمہیں ہمارے انتخابات سے کیا غرض ہے۔ میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ تمہاری رپورٹنگ درست ہو۔ تم ہمیشہ باتوں کو توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہو۔

دراصل آسٹریلیا براڈ کاسٹنگ کارپوریشن کے نمائندوں میں سے ایک خاتون نمائندہ نے کہا تھا کہ ملیشیا ایک ہی پارٹی کی ریاست ہے جس پر مہاتیر محمد کو غصہ آگیا اور انہوں نے کہا کہ میں نے تم لوگوں سے کبھی کوئی اچھائی نہیں دیکھی۔ تم ہمیشہ ہمارے واقعات کو غلط رنگ میں پیش کرتے ہو۔ جب مہاتیر محمد نے یہ باتیں کہیں تو یہ نمائندے ہال سے اٹھ کر چلے گئے۔

اگرچہ مہاتیر محمد سوچتے ہوں گے کہ وہ ملک ہی سے نکل جائیں لیکن غالباً ایسے کوئی احکام صادر نہیں کئے جائیں گے۔ پریس کانفرنس کے بعد مہاتیر محمد نے صحافیوں کو بتایا کہ آسٹریلیا براڈ کاسٹنگ کارپوریشن کے صحافی مغرور ہیں۔ وہ یہاں مجھ سے انٹرویو لیتے ہیں اور جب واپس جاتے ہیں تو جو باتیں میں نے نہیں کہی ہوتیں وہ بیان کرتے ہیں۔ اور وہ سارا جھوٹ کا پلندا ہوتا ہے۔ وہ یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ ہم یہاں لوگوں کو قتل کرتے ہیں۔ دراصل ان کا اشارہ ایک فلم کی طرف تھا جو آج سے دو سال قبل آسٹریلیا میں بنائی گئی تھی۔ یہ اس وقت کے واقعات کو دکھاتی ہے جب ویت نام کے مہاجروں کو قتل کیا گیا تھا۔ اور اس کے نتیجہ میں سفارتی مشکلات پیش آئی تھیں۔

یاسر عرفات تو کہتے ہیں کہ جہاد گروپ اور حماس موومنٹ کے ساتھ ان کی گفت و شنید اور اتحاد کی تجویز اسرائیل میں تشدد پسندوں کے حملوں کو روک دے گی لیکن یزک رابین نے اس اتحاد کے خلاف بیان دیا ہے اور اس کی مذمت کی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہم فلسطینی اتھارٹی اور "جہاد" جیسی تنظیموں کے اتحاد سے خوش نہیں ہو سکتے۔

حماس کی تحریک فلسطینیوں کے اسرائیل کے ساتھ معاہدے کی مخالفت کرتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ سات اسرائیلی اور ایک امریکی عورت کو غزہ میں انہی لوگوں نے (۹۔ افراد کو) قتل کیا تھا۔ فلسطینی اتھارٹی نے ۲۰۰ ایسے مسلمانوں کو حراست میں لیا ہے جو اس بم میں ملوث ہونے کے سلسلے میں مشکوک پائے گئے ہیں۔ رابین نے اس جگہ کو جہاں اسرائیلی فوجی مارے گئے تھے۔ جا کر خود دیکھا اور کہا کہ یہ حماس کی کارروائی ہے اور ہم انہیں سزا دیئے بغیر نہیں چھوڑیں گے۔

بقیہ صفحہ ۵

سنچری کے ساتھ' نجوت سنگھ سدھو (۱۹۷) رنز تین نصف سنچریوں کے ساتھ' انضمام الحق (۱۹۰) رنز دو نصف سنچریوں کے ساتھ' منوج پربھاکر (۱۲۲) رنز دو نصف سنچریوں کے ساتھ' جے سوریا (۱۳۴) رنز ایک نصف سنچری کے ساتھ جبکہ وسیم اکرم نے ایک نصف سنچری کے ساتھ (۸۶) رنز بنائے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

مسل نمبر ۳۰۰۱۲ میں آصف محمود ڈار ولد محمد اسلم صاحب ڈار قوم ڈار کشمیری پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۵-۱-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۶۰۰+۷۳۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ و وظیفہ از جامعہ احمدیہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد آصف محمود ڈار (جامعہ احمدیہ) ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر۱ نسیم احمد شمس مربی سلسلہ وصیت نمبر ۲۵۳۸۹ گواہ شد نمبر۲ محمد احمد نعیم وصیت نمبر ۲۷۸۴۷ زعیم ناصر ہوسٹل ربوہ۔

مسل نمبر ۳۰۰۱۳ میں نعیم احمد باجوہ ولد بشیر احمد باجوہ قوم باجوہ پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۵-۲-۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ سات سو تیس روپے ماہوار بصورت وظیفہ از جامعہ احمدیہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ العبد نعیم احمد باجوہ ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر۱ مرزا محمد دین ناز وصیت نمبر ۱۸۵۲۰ گواہ شد نمبر۲ محمد احمد نعیم وصیت نمبر ۲۷۸۴۷۔

مسل نمبر ۳۰۰۱۴ میں محمد عباس احمد ولد محمد الیاس صاحب قوم شیخ پیشہ طالب علمی عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حال ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۵-۲-۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد عباس احمد ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر۱ محمود احمد شاد وصیت نمبر ۲۸۲۲۷ گواہ شد نمبر۲ عدیل احمد گوندل وصیت نمبر ۲۸۶۰۸۔

مسل نمبر ۳۰۰۱۵ میں راجہ برہان احمد ولد راجہ رشید احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر پندرہ سال چھ ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن مالیر توسیعی کالونی کراچی حال ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹۹۵-۲-۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ سات سو تیس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد راجہ برہان احمد ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر۱ تصور احمد وصیت نمبر ۲۱۱۳۵ گواہ شد نمبر۲ محمد احمد نعیم وصیت نمبر ۲۷۸۴۷۔

مسل نمبر ۳۰۰۱۶ میں بشیر احمد عامر ولد سلطان احمد شاہد قوم۔ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال ۶ ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر ۱۴ تحریک جدید ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۵-۳-۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ تین ہزار سات سو روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد بشیر احمد عامر کوارٹر نمبر ۱۴ تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر۱ محمد صادق وصیت نمبر ۱۰۸۲۹ گواہ شد نمبر۲ سلطان احمد شاہد وصیت نمبر ۱۷۲۸۱۔

مسل نمبر ۳۰۰۱۷ میں ملک محمد داؤد ولد ملک محمد اسحاق صاحب قوم ککے زئی پیشہ مربی سلسلہ عمر ۲۴ سال ۶ ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳۶/۱۷ دارالرحمت وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۵-۳-۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان نمبر ۳۶/۱۷ واقع دارالرحمت وسطی ربوہ برقبہ ۱۰ مرلہ مالیتی تین لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۹۴۴ روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ملک محمد داؤد ۳۶/۱۷ دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر۱ مبشر احمد کاہلوں وصیت نمبر ۲۰۳۸۲ گواہ شد نمبر۲ حافظ مظفر احمد وصیت نمبر ۲۲۶۹۶۔

مسل نمبر ۳۰۰۱۸ میں آصف محمود باسط ولد عبدالباسط شاہد قوم راجپوت پیشہ تدریس عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۸/۱۷ دارالرحمت وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۵-۳-۱۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ پندرہ صد روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد آصف محمود باسط ۸/۱۷ دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر۱ صاحبزادہ مرزا سرور احمد وصیت نمبر ۱۹۰۲۸ گواہ شد نمبر۲ ظہیر احمد خان وصیت نمبر ۲۴۷۵۵۔

مسل نمبر ۳۰۰۱۹ میں فرزانہ کنول بنت چوہدری ریاض احمد صاحب قوم وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رحمان کالونی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۵-۲-۱۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) طلائی بالیاں ساڑھے تین گرام مالیتی تیرہ سو روپے (۲) طلائی لاکٹ ۹۰۰ ملی گرام مالیتی چوبیس سو روپے اس وقت مجھے مبلغ ایک سو روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد فرزانہ کنول بنت چوہدری ریاض احمد رحمان کالونی نزد ڈاکٹر محمد اقبال ربوہ گواہ شد نمبر۱ سردار مقبول احمد ذبیح وصیت نمبر ۱۳۱۷۹ گواہ شد نمبر۲ محمود احمد باجوہ ۲۱/۱۲ دارالعلوم غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۳۰۰۲۰ میں عبدالشکور ولد محمود احمد صاحب قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال تقریباً بیعت پیدائشی احمدی ساکن عنایت آباد کالونی ضلع راجن پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۴-۷-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان واقع چھوناوالا تحصیل حاصل پور ضلع بہاولپور کا ۱/۲ حصہ مالیتی ساٹھ ہزار روپے اور سائیکل پرانا مالیتی چودہ سو روپے کل جائیداد مالیتی اکسٹھ ہزار چار سو روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۹۵۸ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالشکور عنایت آباد کالونی راجن پور گواہ شد نمبر۱ لئیق احمد طاہر دوکاندار گول مارکیٹ راجن پور گواہ شد نمبر۲ محمد لطیف دوکاندار گول مارکیٹ راجن پور۔

مسل نمبر ۳۰۰۲۱ میں صدیق احمد صابر ولد محمد یونس قوم ویگل پیشہ مربی سلسلہ عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گروڑی ضلع خیرپور سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۵-۱-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۹۴۴ روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد صدیق احمد صابر مربی سلسلہ حدیقۃ المبشرین ربوہ گواہ شد نمبر۱ نسیم احمد شمس مربی سلسلہ وصیت نمبر ۲۵۳۸۹ گواہ شد نمبر۲ مرزا بشیر احمد کارکن دفتر الوصیت ربوہ۔

بقیہ صفحہ ۱

دفعہ قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر بولی لگا دیتے ہیں۔ اور ان کا دیگر جو تقویٰ کا معیار ہے وہ دکھائی دے رہا ہوتا ہے کہ اس کے مطابق نہیں ہے۔ پس ہرگز جماعت میں ان لوگوں کے لئے کوئی غیر معمولی احترام نہیں پایا جاتا۔ یہ جس کے دل میں وہم ہے تو اس کو نکال دے۔

(از خطبہ ۴۔ نومبر ۱۹۹۴ء)

بقیہ صفحہ ۴

بچائے۔ آپ بہرحال داد اور مبارک باد کے مستحق ہیں۔

کبھی کبھی دل کی کوئی ترنگ قلم کو چند لفظ عطا کر جاتی ہے۔ قلم دانی کا دعویٰ نہیں نہ ہی میں شاعرہ جانتی ہوں خود کو۔ سیدھی سادھی مصروف و مزدور قسم کی انسان ہوں۔ یہ ضرور ہے کہ اللہ کے بہت سے پیارے بندے مجھے بھی آپ کی طرح دعاؤں میں یاد رکھتے ہیں۔ جن کے طفیل میں جماعت کے لوگوں میں جانی پہچانی جانے لگی۔ اللہ عاقبت بخیر کرے۔

ملک صاحب اب بھی آپ سب کی دعاؤں کے محتاج ہیں۔ بچے جو ہم دونوں کے حوالے ہیں ہماری پہچان ہیں وہ آپ سب کی دعاؤں کے محتاج ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں دین و دنیا میں سرخرو کرے آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 30- اپریل-1995ء
ہلکی گرمی کا آغاز ہو گیا ہے۔
درجہ حرارت کم از کم 22 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 34 درجے سنٹی گریڈ

○ امریکی دفتر خارجہ کی سالانہ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ اوکلاہاما میں بم دھماکہ کرنے والے دہشت گرد نہیں تھے بلکہ یہ ہمارا گھریلو سیاسی معاملہ ہے۔ امریکہ نے اس رپورٹ میں دنیا بھر کے اسلامی گروپوں کو دہشت گردی کا ذمہ وار قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ "سیکولر قوتیں بے قصور ہیں" اس رپورٹ کے مطابق دنیا بھر میں دہشت گردی کے زیادہ ذمہ دار ملکوں میں ایران، عراق، لیبیا، شام اور سوڈان کو اور کم قصور وار ملکوں میں شمالی کوریا اور کیوبا کو رکھا گیا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اسلامی انتہا پسند عرب اسرائیل امن کے لئے خطرہ ہیں کلنٹن انتظامیہ دہشت گردی کے خلاف جنگ کو اولین ترجیح دے رہی ہے۔ ایران کو سب سے بڑا مجرم قرار دیا گیا ہے۔

○ اپوزیشن نے سٹینڈنگ کمیٹیوں سے استعفیٰ واپس لینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ارکان کی عدم موجودگی سے نہ صرف قانون سازی کا کام متاثر ہو رہا ہے بلکہ کمیٹیوں کو بھجوائے جانے والے بعض اہم معاملات مستقل طور پر دب جاتے ہیں۔ اپوزیشن نے قومی اسمبلی کے سپیکر کی استدعا پر یہ اقدام کیا ہے۔

○ حکومت نے فور اور فائیو سٹار ہوٹلوں کو شراب کے لائسنس دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اس کا مقصد سیاحت کو فروغ دینا ہے۔ قبل ازیں محکمہ ایکسائز کے جاری کردہ پرمٹوں پر غیر مسلموں کو شراب فراہم کی جاتی تھی۔

○ قومی اسمبلی کے رکن مسٹر اعجاز الحق نے کہا ہے کہ تبدیلی لانے والے تمام عناصر اپنی اپنی جگہ لے چکے ہیں اب سب کی نظر نواز شریف پر ہے۔ عدم اعتماد کے لئے نمبر ہو چکے ہیں یہ بات حکومت بھی جانتی ہے۔

○ حیدر آباد میں پولیس اور مظاہرین کے درمیان تصادم سے اے ایس آئی ہلاک اور ۳ افراد زخمی ہو گئے۔ مختلف علاقوں میں فائرنگ کی وجہ سے زبردست کشیدگی پیدا ہو گئی ہے۔ تمام مارکیٹیں اور کاروباری مراکز چھٹے روز بھی بند رہے۔ ۱۰۰ افراد کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔ خواتین نے ایس ایس پی آفس کے سامنے مظاہرہ کیا وہ اولڈ ہاؤس کے علاقے میں اندھا دھند گرفتاریوں پر احتجاج کر رہی تھیں۔ حیدر آباد اور لطیف آباد کے دونوں شہروں میں پولیس اور رینجرز کی بھاری تعداد گشت کر رہی ہے۔

○ ایک قومی اخبار کے کالم نویس نے انکشاف کیا ہے کہ نواب زادہ نصر اللہ خان نے صدارتی انتخاب میں کامیابی کے لئے فوج کی خفیہ ایجنسی آئی ایس آئی سے مدد مانگی تھی۔ اس وقت کے آئی ایس آئی کے سربراہ جنرل حمید گل نے ان کے سامنے ۵ نکات رکھے تھے جن میں سے ۴۔ انہوں نے تسلیم کر لئے وہ پانچواں نکتہ بھی ماننے والے تھے کہ "بڑی سرکار" نے اسحاق خان کو امیدوار نامزد کر دیا۔

○ اپوزیشن نے حکومت کے ساتھ مذاکرات کی پیشکش مسترد کر دی ہے۔ اپوزیشن کا کہنا ہے کہ وزیر اعظم آئین میں ذاتی فائدے والی ترامیم چاہتی ہیں قومی مفاد سے منہ موڑ لیتی ہیں۔ اپوزیشن کا کہنا ہے کہ ہم نے مذاکرات کے لئے آئینی پیکیج دے رکھا ہے جس میں ہارس ٹریڈنگ اور آٹھویں ترمیم سمیت کئی امور شامل ہیں۔ وزیر اعظم آئین میں جو دو ترامیم چاہتی ہیں اس کے لئے انہیں دوبارہ عوام کے پاس جانا اور الیکشن کرانا ہو گا۔

○ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ حیدر آباد کا مسئلہ بڑھے گا اور عید کی شاپنگ کوئی نہیں کرے گا۔ حالات دیکھ کر محسوس ہوتا ہے لوگ باہر نکل پڑیں گے۔ اور اپنی مدد آپ کر کے مسائل خود حل کریں گے۔ نصر اللہ کو مشورہ دے کر ان کا روٹی کپڑا اور مکان کیوں خراب کروں۔ وہ پیپلز پارٹی کے ساتھ ہی حکومت سے باہر آئیں گے۔ انہوں نے کہا کہ یہ پتہ نہیں کہ حکومت مئی میں جائے گی یا نہیں البتہ نئے چاند پر اسے جانا ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ برا وقت آنے والا ہے لوگ خود کو تیار کر لیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت نے مسلم لیگ سے لڑنے کے لئے باہر کے لوگوں سے اپیل کی ہے۔ تحریک عدم اعتماد آئے گی تو سب کو پتہ چل جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ بیروزگاری اور مہنگائی کی وجہ سے لوگ خودکشی کر رہے ہیں بے نظیر حزب مخالف کو فتح کرنے میں لگی ہوئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں جلد کال دینے والا ہوں۔ حکومت چور ثابت ہو گئی ہے۔

○ پانی و بجلی کے وفاقی وزیر ملک غلام مصطفیٰ کھر نے کہا ہے کہ واپڈا کو پاک کر لیا تو سمجھ لیں آدھا کالا باغ ڈیم بن گیا۔ بدعنوان افسر برداشت نہیں کئے جائیں گے۔ مطلوبہ کارکردگی نہ دکھا سکے تو عہدے خالی کرا لئے جائیں گے۔ انہوں نے الکٹریسٹی بورڈوں کے چیئرمینوں کو ۳ ماہ کی مہلت دی ہے۔

○ کراچی میں گند سے کام کی چیزیں اٹھانے والے دو بھائیوں سمیت تین بچوں کے اس وقت پرخچے اڑ گئے جب ایک بم کا دھماکہ ہوا۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ محاذ آرائی ختم کرنے کے لئے حکومت اور اپوزیشن نے مجھ سے کبھی رابطہ نہیں کیا۔ اپوزیشن کو اعتماد میں لئے بغیر آٹھویں ترمیم ختم نہیں کی جا سکتی۔ اپوزیشن تمام مسائل پر پیکیج ڈیل چاہتی ہے۔

○ عوامی نیشنل پارٹی کے رہنما عبد الولی خان نے لاہور میں ایک تقریب میں کہا کہ پارلیمنٹ میں جمعہ بازار لگا ہوا ہے۔ ممبر نہیں پورا پاکستان بک رہا ہے۔ آج جس کے پاس دو سو چالیس کروڑ روپے ہوں وہ پورا پاکستان خرید سکتا ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر کی پوری وادی میں زبردست دھماکے ہوئے۔ پولیس ہیڈ کوارٹر، بیمہ کمپنی، بینک کی عمارتوں سمیت درجنوں مکانات بھی تباہ ہو گئے۔ بٹ مالو کے علاقے میں دو دھماکے بموں سے ہوئے یا میزائلوں سے اس کا پتہ نہیں لگ سکا۔ ادھر شمالی کشمیر میں بھارتی فوج کے گرینڈ آپریشن کے دوران شہید ہونے والے مجاہدین کی تعداد ۷۵ ہو گئی۔ ۴۰ دیہات فوج کے محاصرے میں ہیں جھڑپوں میں متعدد بھارتی فوجی بھی ہلاک ہو چکے ہیں۔ درجنوں زخمی ہوئے ہیں۔

○ بھارت نے اپنا میزائل پروگرام منجمد کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ بھارتی وزیر اعظم نے کہا ہے کہ کسی کے دباؤ پر میزائل پروگرام منجمد نہیں کیا جائے گا۔

احمدیہ ٹی۔وی کے نئے

اوقات کار

○ احمدیہ ٹی وی کے اعلان کے مطابق احمدیہ ٹی وی کی نشریات کی نئے اوقات کار تا اطلاع ثانی پاکستانی وقت کے مطابق صبح ۱۱ بجے سے رات ۱۱ بجے تک ہوں گے۔ احباب مطلع رہیں۔

احباب محتاط رہیں

○ ظاہر شاہ نامی ایک شخص جو اپنے آپ کو افغان کالونی پشاور کا رہنے والا بیان کرتا ہے مختلف جماعتوں میں جا کر غربت کا بہانہ کر کے رقوم بٹورتا ہے۔ اپنے آپ کو درزی بیان کرتا ہے۔ قد درمیانہ اور رنگ گندمی مائل ہے۔ احباب اس شخص سے محتاط رہیں۔

(ناظر امور عامہ)

ہر قسم کے جدید اور روائتی زیورات کا مرکز

انور گولڈ سمتھ

اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ
نزد الائیڈ بنک ربوہ

پروپرائیٹر: انوار احمد ولد ڈاکٹر عبد الغفور زاہد صاحب مرحوم

قدیمی • اولین شہرہ آفاق

مطب حمید

۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ

فون: 254634

ہاضمہ اور پیٹ کی ادویات

	قیمت	
DIGESTIN TABS.	18/-	☆ بد ہضمی، پیٹ درد، کھٹے ڈکار، بھوک کی کمی اور پیٹ کی جملہ امراض میں۔ بفضلہ تعالیٰ فوری آرام کے لئے اکسیر ہے
APPETIZER CAPS.	18/-	☆ قدرتی بھوک کو بڑھا کر غذا کو جزو بدن بنانے کے لئے
COLIC CURE	20/-	☆ پرانا پیٹ درد، درد گردہ، انتڑیوں وغیرہ کا درد
FLATULENCE CURE.	20/-	☆ پیٹ میں ہوا۔ ریح۔ ہوا کا بکثرت خارج ہونا۔ ڈکار، اپھارہ
HEART BURN CURE	20/-	☆ معدہ کی جلن، تیزابیت، خوراک کی نالی اور سینہ میں جلن
JAUNDICE CURE	20/-	☆ یرقان، جلد، آنکھوں اور پیشاب کی زردی، جگر کی خرابی
STOMACH ULCER CURE	20/-	☆ معدہ کا السر، زخم، معدہ کے منہ پر ورم اور جلن

نوٹ: ایک سے زیادہ تکالیف اکٹھی ہوں تو ان سب تکالیف کی ادویات بیک وقت اکٹھی استعمال کی جائیں۔ اس طرح یہ مکمل مزاجی علاج ہو گا۔ جس سے جلد تر شفا کی امید ہے۔ تفصیلی لٹریچر منگوانے کے لئے -/2 روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال فرمائیں۔

کیوریٹو انٹرنیشنل-ربوہ

فون کلینک 606 (04524) ہیڈ آفس 771 (04524)
سیلز 211283 (04524) فیکس 212299 (92-4524)